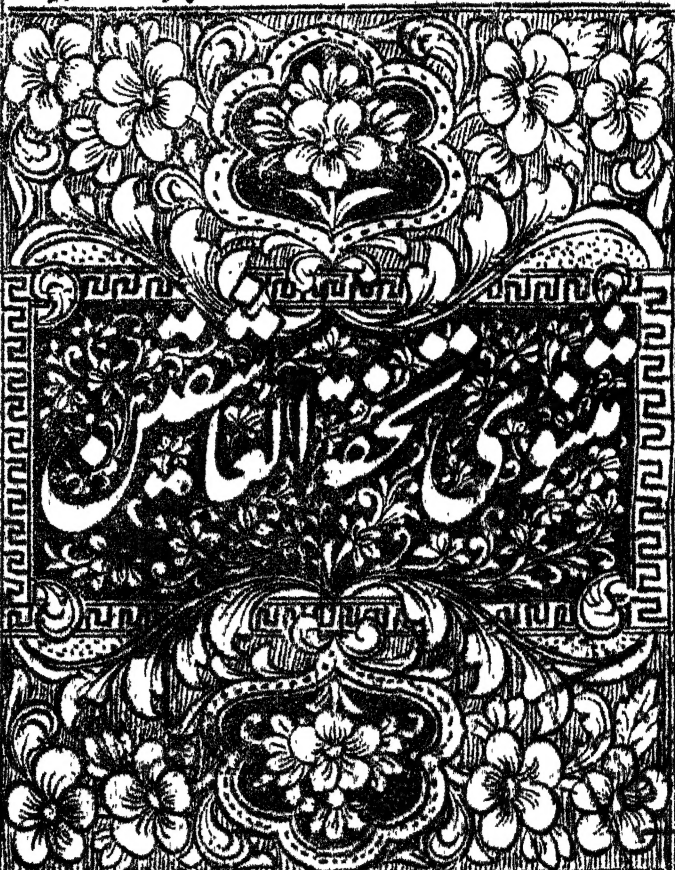


و صنا بکرمکام فضل خالید و آسمان  
بعون شیخ عین نون و نون عین نون

مثنوی نادر مضامین محتوی هر مطالبها علی تصوف ارباب اذعان و عین سحر



از کشف طبع روشن صاحب لک حضرت محمد عبدالصمد معروف شاه درستان مقدر

در مطبع می نشی نوکشت طبع عین نون  
من مقبول احسان

بسم الله الرحمن الرحيم

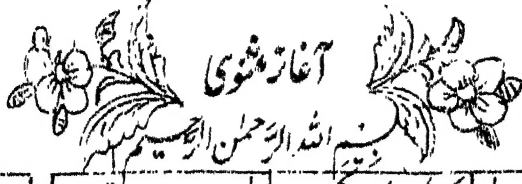
حمدنا محمد و درودنا محمد و معبوده را سزاوارست که جان عارفان را اگوار عرفان ساخت و  
 شجره طیبه شریعت و طریقت را بمودای اصلحانی الارض و فرعمانی السماء سر لوح کمال افراخت  
 در دمنده نش تبرخه این رباعی پرواخته رباعی عشق است که آن مغرور دل جان نیست به برگه عشق و جان  
 ره که تو از نغمه زناش گفتن به اینست که در دین و در میان نیست به و روح عاشقانش باین ترانه در ساخته رباعی  
 نه باده و جلال کبریا بخیرا هم به و در نایب دو آغیزا هم به هر کس در تو مطلبه میخواند به ماسته دلان تو ترا بخیرا هم به  
 جمالش در هر ذره جلوه دیگرست و نور دانش ساهمه اشیا و ظریفیت ناقص کامل سپید جهان منظرش  
 هر جزو هر کل میشود به و تحیات و اقیات و صلوة زاکیات محمودے را که ذات کامل الصفاش نور الانوار است و  
 بهترین مظاهر پروردگار سینه پاکان از تربیت هدایتش معادن نور آبی و دل سالکان بتابید ارشادش مخزن اسرار  
 کمای و حرمت ضیون حضرت ایزدمنان بر آن اصحاب اللغاتش که پروانه جمال با کمال و سنده مستادها با جواب  
 خصال و آما بعد میگردد پیشت بدو بار زانویه خمول ضراعت و خاکساری محض قصه های مجید و عده محمد عبد الصمد  
 عفا عنه الا حکم من شکسته بالحرثه حال سینه دید و زمانه بعید بقصدا این طبعیت شوهدم پروانه تاسو ختن  
 آموزی به با سوزندگان بنشین شاید که تو هم سوزی به پروانه شمع دلان سوخته دادی طلب حاصلان دم

نسخه

و مبدع سینه بریان و دیده گریان در صحرای طلب پویان و صحبت کیمیا خاست میان لالان یان ندل از این کار صبر نه از سماع فیض صاحب دل بازش بر سماع تا اینکه گوش دلم خبر رسید که مطلوب تو حاصل نتواند شد الا از افادات و افاضات رہنمای سالکین قدوة العارفين مخزن السیر که هر طبع الوداعی مادی ندارد بل طریقت بدرقه مراحل حقیقت شاهباز اوج تجرید عتقائے قاف تفرید برزیده اهل دل نامرهم روان بهتر اقل سر حلقه عاشقان و لفکار حضرت شاه نامدار که اکسیر سیاحت لالان بگی اضطراب اندرون بخش سحرین باغ شریفین این خبر شوق از عالم برنگی دیگر و شوق همیشه گردید و دلم بر عزم جازم شد و در رغایت شوق پان قطع

مستم قطع	آتش عشق کو که از آتش	عقل آتش بد فتر اندازد	کو عقاب جنون از سببش
مرغ ادر اک شپهر اندازد	مستی شور کو که نغمه من	داعطان راز منبر اندازد	دلم از زهر دگر نشسته کنون
طرح طوقیت در اندازد	عمری که دادر و دهر	نفس سحر اندازد	لنگه آرامت نقش کش
تا بمشکل نگاه اندازد	کو عملی تا بقدر این کف	شور ابله اکب اندازد	مستی عشق کو که از آتش
عقل دستار از سر اندازد	یار بآن شاه نامدار کجاست	که دل جان پیکر اندازد	نفسی که جسم مده زند
نغمه اش قصه قصیر اندازد	نغمه هواگر زند در دل	گنبد پیچ اخضر اندازد	وقت آن شد که ایدر نظر
بر دل و جان مضطرب اندازد	وقت آن شد که بل مده	نفس روح پرور اندازد	واصف این کار که در ف
تحفه بس محقر اندازد	یعنی این تنگدست را	از تنی مایگی سدا اندازد	در راه آن مطلوب عاشقان

دویدم و از حصول خدمت سعادت آیتش بمقصود دل رسیدم از آنجا که طبع من بر شیوه از خود رسیدگان ستانه و متوحش از خویش و بیگانده از صحبت خلق تجرد و از یار و اغیار تفریدی جسم تعلیم و ارشاد با من کار و اندیشه اخذ بعیت را در دلم بار سنبود آنجناب تو بسمی از دجوه در دلم ریختند که بقسیم آنچه در دست چرامی کوشی و از اظالم بان صداقت کیش ارادت اندیش چشم التفات چرامی پوششی در اشاعت این امر بحد باش و بر فیض مبدع و فیاض معتمد بقضای و جوب اطاعت امر خود را بکار اهل ارادت مصروف ساختم و طو رستند ری و شیوه آزادی بر انداختم و خواستم که براس یاران و مجانب چیز از آداب طریقت بر زبان آورم و بطرز مثنوی بیان نمایم و تبیین انچه از ضروریات است گرایم تا دوستان را یادگار و اهل شوق را معین و دستیار باشد و این مثنوی را تحفه العاشقین نام نهادم و براس قبول دست دعا کشادم امید که صاحب دلان معنی بین و بزرگان کرم آیین چشم بر الفاظ و قوافی نه کشایند و نظر غایت منظر بیج نمایند یا الله التوفیق و بیدار از صفة الحق



تاکوی ارم پوین مجھے ہے جلا	دسم ہو تا ہوں تجھے خدا	آرزو ہو میری پہلی وفا
ماسوا میرے دل ہو سکے دو	بی حضور دل لون تیرا نام	تیرے لہو میں خون حضور دل نام
بی ہمت بی کیف مجھ کو غم غم	الہا جس کے دل میں ہے سدا	کوئی نہ لایا چکا سید بددا
بس میں ہر دم عابد و دعا	یہ دعا عجز کی ہے تجھ قبول	ازیرے آل و صحابہ و لوا

### بیان وحدت و توحید نام و ولہ الہ الہ الہ

ماسوا میرے دل ہو سبانی خیال	یاں تکت تھی کار نہا ہر دلا	معرفت کا جوش ہو غم غم	ہر نکلے لفظ انا کا زینار
جس پر راز لاہو ای عزیز	چکر کمان اشبات کا اکتو تیر	میں تک ظہار کے بھی ہر دہا	مدعی یاں پر نہیں ہو گا کوئی
لاوالا سے بھی ہر نزدیک تر	پر نہیں تھکے خبر پر خبر	شہتے کی گفتار میں کون	وہ ہوا و لون تھا کون
کیونکہ ہر غم و سہم ہوش کا	یہ نہیں ہے رات انکے جوش کی	گر نہیں ہر دم تھی ای سپر	پھر انا سے کیا نہ تو زخمیر
جس کو ہو کچھ ہم تھی کمان	وہ نہیں عارف ہر گز اور جوا	بلکہ اس میں ہم ہر شکر خدا	حین صبا و غم سے ہو کر صبا
وہ ہم تھی کا ہر بس لیا حیا	یہ نہ تو تھے دارین عالی حیا	مولوی نے بلکہ اس میں کون	راز مخفی کل دیا سکویا
وہ ہم کی کیا بات ہر ای و خبر	مولوی کے قول پر تک نظر	جملہ معشوق عاشق پر وفا	زندہ معشوق تھی شمع مردہ
	چاہیے کہ نہ تھی یاں پرست	یہ حدیث مصطفیٰ سے تروت	

### حدیث شریف من سکت سکتہ ومن سلم تحسا

من سکت دل پر چڑھو اور عزت	نیکو نام و مہر پر ہوتی تیر	یعنی جس نے بندگی اپنی زبان	پاک لاندہ معنی کے ہاتھ سے لانا
	دیکھ کیا فائدہ تیر حال پرست	یعنی حضرت مصطفیٰ کی نصیحت	
حدیث شریف کہو اناس کا	کہ تیر فرائض عواما سیکھو فرائض	آریٰ مذکور ان بکتاب اللہ و مہو کہ	
قول اسی مقلد کرا و جواں	تا نہ وہ راز حق سے بگڑاں	دوسرے فرائض میں اس کا	متر پر جس کے باعث خاک کا
	حدیث شریف من عرف ربه اقل لیسانہ		
جس کیل بلکہ ہر راز حق نہاں	تیر حوائج ہر اس کی پس زبان	یعنی ہر پران حق کا ہر حضور	گفتگو سے وہ شجر از بن لہو و
یاد رکھ اس بات کا ہر جان من	خاموشی اس جا پر ہر کو با سخن	یوں کہ نہ لگو اپنے نام لٹا	ماسوا اپنے تو ہر جے سب شہا

یہ مثنوی ہے شہزادی تحفۃ العاشقان کی جو کہ ہر دل پر چڑھ کر ہر دل کو اپنے صاحبزادے کی طرف سے پہنچا رہی ہے۔



بہارِ حیات اور بہارِ حیات تجربہ سب و جاننا علم تیرے واسطے میں ہے ہر بلا پر جبر میں کرتا رہا یہ بھی ہو تو فیتن تجھے ملے یہ بھی یہ اعمال جو تو نے کیے یہ بھی یہ لہام رویا وہ فقیر پہنچا وہاں حکم رب و جہان در کیا ہو وصل کا پیغام ایست فرعون آنکہ از خود را بہ لہر تو فریادی کنی یعقوب را تو ہو غافل نور حق سے ہے	دون بجھے وہ چیز جو بھینچ تجھے کوئی شکر نہیں پاتا و غلو و پند اس سے کہتا رہا شکر تیری نعمتوں کا بھی کیا در نہ شیطان کرے اکدم تباہ جو و علمان کے لیے میں ہے اور کہا ہے علم اس کا و سنگ گوش دل سے سن فراتما عجز کیا ہو وصل کا انجام کیست سوا آنکہ از خود را بہ تا تو بولے رسد از نذر دیا پھر بھلا ہو کس طرح تجھ پر	سُن کی یہ لہام و دوا زار روزہ رکھتا اور پھر صلوٰۃ رات دن کرتا رہا میں تیرا مال و جان تجھ پر کیا لینا کہ چکے جب رزق وہ با صفا ان عباد آتوں سے و حال کبر میں بندین واقف ہوں اس یعنی وہ ہو در و سوز و انگسا وصف ان دنوں کا سن کر دیدہ یعقوب بندہ کا و یوسف کنعان نبائی را دل ہر عبادت میں ہو نقشِ عظیم	پھر کیا یوں ہو مری پر حج کرتا اور دیتا ہوں زکوٰۃ اور آئے ہی نہ دل میں کوئی پیروی سنت کی بھی کرتا رہا پھر ہوئی حق کی طرف سید یاں بھرتے لاکھوں نے کسر تو ہی مجھ کو بتا میری رہنما ہم سزا جس سے ہیں میری یاد سو بھی روم نے بھی ہو گیا خوش لہر قربان کندہ رہا تو در جوی بہن را گل پرنسپ واقف ہو تو مر و سلیم
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

در بیان نماز بہ حضور

جس سے حاصل کو پہنچا پھر کہاں تیری نماز ای جا این چنین تسبیح کو در اثر نور وحدت سے ہے تو بجز	چاہیے وقت نماز ایسا بنا گنہیں کچھ خوف حق دل میں برزبان بیچ و در دل گاؤں جب ملک کو نہ توڑے اس وہ نہیں کہ صلوٰۃ ان کی لذت	سج بتا ہوا ہو کچھ دل میں یا کہ جیسے پیش آفتاب پڑا اسے گھر سے فہم و کا بستہ وہ کچھ کم نہیں جہاں بے حضور دل اگر ہو و صلوٰۃ	بہارِ حیات اور بہارِ حیات عشق حق سے دل جل جائے سو تو ہی تہنوی میں لکھا باسوا حق کے جو دل میں خیا
------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------

حدیث شریف کا صلوٰۃ کا تحفہ صلوٰۃ

تاکہ ہو دے یہ نماز با حضور یعنی ہو دے غیر حق جو دعا راہ عقبہ کی نہ تو نے دل سے دل سے کچھ چاہا نہ تو نقص عالوں کے جاکے ہی اپنی نظیر اور نیکے سوط سے اس نماز	کر فراتو فکر باطل دل سے کیا ہو باطل فکر میری و خدا گفتگو میں ضائع تو نے کی طالب شہرت رہا تو روز و شب پردہ دین میں ہوا رہا یعنی وہ کیا کہ حسین کچھ ہوا	بے حضور دل نہیں دیتی ادا ہو گیا در گاہ حق سے سیاہ تیرا تو اس میں ضرر ہو رہا یہ نہ سمجھا دین میں یہ مال اور جانیں ہو لوی مجھ کو نظر کر کہنے لگا مرد فضول	کیونکہ یہ پس حدیث مصطفیٰ فکر باطل نے کیا جھکو تباہ روز و شب کو تباہ جس کی سچو فخر دنیا پر کیا تو نے خیال حکم کیا کہ جیسے کچھ ہوا جو ملا ہم سے ملا وہ بارو
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۱ نماز بہ حضور صلوٰۃ

در بیان علم حقیقت

وہ نہ سیکھا ہم دل جس ہو دا	تا قیامت کونہ اسی ہو پلا	وہ نہ سیکھا خلق سے جو ہوا	تو بہت تو لیکن ہو جس کیماں
وہ نہ سیکھا ہیبت حق جس ہو	ماسوا اپنے وہ دیوے کیجا	وہ نہ سیکھا جس سے دنیا ہو	دیکھا لوگوں ہوں تجھ کو غفل
وہ نہ سیکھا جس سے ہو عشق اکہ	تا کہ ہو نہیں مارہ تباہ	وہ نہ سیکھا ہو یا جس سے ہو	تا کہ ہو اخلاص دل کو کوہ
وہ نہ سیکھا جس سے ہو یا دخل	تا کہ ہوں میں مبدم حق پر	وہ نہ سیکھا عیب حق جس سے	یعنی وہ جو اپنے دل میں نہاں
وہ نہ سیکھا سینہ احمد کا نور	تا کہ ہو دے یہ نماز باہر	وہ نہ سیکھا جس سے ہو عز و نیاز	تا کہ ہو در ہوا تو سلسلہ ساز
وہ نہ سیکھا جس سے ہو درخشاں	تا کہ ہو دے پھر دے جانان پر	وہ نہ سیکھا جس سے ہو خضایہ	نور وحدت وہ نہ دیکھے کیماں
اصل حق کی نہ پی جتنے نرا	یا نہ کھائے نفس کا فرکے کباب	پیر حق ہوں یا کہ عالم بے با	تق ہر دونوں پر کہ میں نے عمل
علم تو بیشک پاتا تو ہے جیب	عالت غالی سے ہر کیوں نصیب	حاکم ظاہر شرط باطن کی سپر	شرط بے شرط باطن بسر
یعنی جیسے ہر وضو شرط صلوٰۃ	بے نمازی کا وضو کیا نیکیت	مولوی کی یہ صحبت لے شتاب	تا کہ ہو کہ دین کا تو آفتاب
صد کتاب صدورق و زارکن	ہاں دل را جانب ولد ارکن	بے نشان را کس ناید از نصیب	ہم نیاید از فتوحات و نصیب
عمر افاضل مکن در گفتگو	گفتگو چون پر دہ ہائے تو جو	پر دہ ہائے تو جو دروم زبو	تا بہ بینی نور آن فیروزہ روز
جد کہن تا تو پیشم دل عیان	بے دلیل و بے اشارت بے بیان	بر کہ رو کار در دنیا ندید	ہم نہ بند رو بقیے اس حریہ
مولوی گشتی و آگاہ نیستی	نور کجا و از کجا و کیستی	از خود آگاہ چون نئی ایچو	بس بناید چہ چہ چہ غم و غم
علم سے تجھ کو جالت ہو گئی		عقل جو جس نور میں دیکھ گئی	

در بیان حقیقت جہل

جہل کیا ہو یعنی مس پر اس	تو دہس ہر گز ہر پہلے خبر	اسکو ز غافل پھر کہ جو	یہ تو نسخہ یاد رکھو ای مہمان
جہل کو دے علم سے انہیکت	جب یہ پوچھو کہتے تو دے آگاہ	بوجہ اخلاق میں عالمی گہر	کہ تو کل حکمت سخاوت کی گہر
اسلم غلم کی تو دے بولی	عشق کی آتش سے تو پھر	جل کے جہت خان چون آگاہ	تب یہ ہوں کہ اسلم غلم سر
علم جسے اسلم غلم کیما	ظلمت باطن کو سننے کھو یا	دین احمد کا ہر بیشک طبیب	جو پھر اس سے ہوا وہ نصیب
جو ملا اس سے ملا با مصطفیٰ	جو ملا اس سے ملا با مصطفیٰ	کیونکہ عز نائب بنی کا مودین	اسکی صحبت میں جو حقیقت نقیب
جس کو دیکھے اس کے کچھ غلط	وہ نہ عالم پر جو عالم کا غلط	سو لو جس بھی لکھا ہر اس	شمس میں اس طرح پر گزرتے
ایکے سے بنی غلام آدم اند	نہیں آدم غلام آدم اند	علم اسکا غلط دنیا ہر عز	اسیے دین کا رہا ہے تینہ
کہ نہیں ہر شرط دنیا بے او	کیونکہ میں کہتا ہوں حق کی	جس طرح اس کا کو لایا بجا	اس طرح مشرطہ کو کچھ لایا
	کیونکہ اس سے ہر گز ہوا	کہ نہیں ہر یہ تو گویا ہر قضا	







در بیان مذہب خیال الفت ماسواے حق			
دل میں تیرے پر ماضی	شریک تیرے تجھ کو اس سید	دل میں تیرے جی نسبت ہو	حشر اسکے ساتھ ہو
حدیث شریف بخیر انما لکم فی الدین عتقکم عنکم			
یہ حدیث مصطفیٰ ہوا جو ان	حشر جو نیت پیر کی گمان	مولوی دمی نے بھی دیکھا	کیا لکھا ہو دیکھ کر ہوا خبر
ہر جہ در دنیا نیالت آن بود	تا ابد راہ و صالت آن بود	جز خدا کچھ فکر نہ رکھا	بیکر گئی خوار تجھ کو سر بسر
در بیان کشت آخرت			
دل تیرا جو کشت شد کا شکار	جو وہ بود وہی لکے ہو شکار	عشق ہو اس کشت کا جو باہر	ہل ہو اس کا فکر حق کو ذی سہر
بیل میں کشت کے اس کی گمان	میں نے تنہائی دیکھی جو ان	ہو بجائے چاہ چشم اشک ریز	ہو بجائے شاہ شام رستخیز
ہر بجائے تخم نام ذوالجلال	کشت دل میں سکھو ہو باکمال	ہیں بجا پاسبان خاطر عمل	گر نہ ہوں یہ کشت میں آغل
جب کاں نہ رہی ہو دشت زار	عجز کے آہے کاں کو ذی شہار	لا کے میدان میں لکھن میں سپر	دیکھو اثبات کی چھڑ سپر
برق کے خرسن کو رکھنا تو بجا	برق میں نے شرک ہو ای با خدا	جنگ لے خوشی سے دانہ غریب	چھڑ گمان اس کا رہی باتمیز
کیونکہ شمشیر اس کے لکھن جو ان	بنے گمانی خچر میں بیکمان	بندر غلہ کو اسجا ہو شمشیر	جن ملک پہونچے نہ ہوشوں کا گزیر
جب ملک کی نہیں گدا دوا	کشت تیرے خیال ہو با خدا	دیکھو فراتے میں کیا وہ با صواب	میں نے حضرت مولوی عابد بجا
اول و جان مع شمشیر کن	بعد از ان رجوع گندم خوش کن	جاننا ہو وہ مکان اسو بخیر	جن ملک پہونچے نہ ہوشوں کا گزیر
میں نے وہ دل چھڑ جان جو بجا	وان نہیں ہوشوں کا ہر گزیر	سوشن کیا ہو جانا ہو اسو حبیب	میں نے شیطان لعین کے نصیب
یہ چھڑ ہر گزیر میں یہ شمشیر کن	پر نہیں ل میں گندم راہ و ذوق	کیونکہ سپر حق ہو شکار	ہو گزیر ان دیکھ شیطان کا گزیر
دیکھو فراتے میں عطار دل	دیکھو فراتے میں عطار دل	گوشت دل سے مسن رہا اسکو افی	
در بیان اوصاف دل			
دل چہ باشد غرض ناطقہ	اکثر از حق تان بر کو بارقہ	دل یعنی جو سپر مدعی است	دل نہ از جسم است و نہ جانی
کس نہ اندہ قدر دل تیرا دل	نیست دل البتہ با آب گل	دل شوق دل شوق دل	و نہ ہوں خوف وانی بگل
مستعد و خلوت این دست	ہر جہ بخیر ازین دل مصلحت	ہر جہ عائد انداز دل خواہد	از کتابت رشت است افتادہ
بچین دل را تو از عار طلب	دل مجوزین است جام تاد	بے تعلیم حق دہد اور علوم	علما پر تر از درک فہوم
دل یہ کیا ہو شاہر ہندو کو	دل یہ کیا ہو ساحل ہندو کو	دل یہ کیا ہو مخزن سرسبز	دل یہ کیا ہو مطلع انوار کو
دل یہ کیا ہو باطن دل	دیکھتے میں شمع میں عیا	دل یہ کیا ہو جام جم اسو سپر	نیک بد آہی اسو اسو نافر
حدیث شریف خلوت المؤمنین معہ اللہ تعالیٰ			

حالت  
آدمی اپنی نیکیوں  
کے لئے آخرت میں

حالت  
ایک آدمی درون  
کے دل میں

دل ہوا چرخ خاک از غمت خفا چرخ و گریہ غم اقلیم و گریہ وہ صفت خاص ہو جو کون کیا لکھوں صاف دل و شہت خفا دل گذر گاہ خلیل اکبر است سخت ذرا عطار کی یہ گفتگو در دہی جو جان دل و دل	صاحب دولا کے ای با صفا دور و حدت میں نشان مشا دل سپرد حاصل ہو جس دوست وہ نہیں ل جو کہ اس سے دور ہو مثنوی میں مولوی با صفا از ہر لڑان کعبہ کید ل بہتر گر دہانی او بودیت الحوام	س دریا لکھو عرش خط دل نہیں ہو یہ بحر یکتا دل نہیں ہو کچھ و شحم و گوشت یا کہ ناظر یا کہ وہ منظور ہو یعنی فراتے ہیں کیا وہ با خدا دل بدست آور کر حج اکبر است دل چو شہر باد پافر اودام
یون کہو باتوں کو تم کہ کر دو آہ جب نکلے تو ہوس پر آش مرد و مرد خاص و افرونگی کیونکہ حاصل جسکو تیرا درد ہو جسکا دل بامد ہو عالی نسب جسکو درد حق نہو عالی گھر درد ہو اخلاص حق از لبس تو کہ درد خدا حاصل ترا مدد حاصل کن کہہ صاف درد سر کراد ویت و دانش سپاد آتش ستاین ملک و عیش باد یہ لکھا عطار نے کیا عجیب رو با سفل و لو او چو گان و خور محبوب کی سن تو یہ طرز کلام چون بودہ و وصل نہ اصال یہ غنائے درد و زشت طبع	اسی آتش زور دل میں بہتر اسی مجھے بس قرار استد و سکون دل پر روزگار باعث ایجاد عالم ہو یہ درد جو کہ دل وابستہ ہو اسکی کلید جو کہ ہو بیدار وہ بیرون ہو یہ سخن باور دشن عطار کے ذرا عشق از ہر آفاق بہ در گذر از زادی سادگی مولوی فراتے ہیں ای بخیل در دیکھا کار جسکو یہ وہ خور حق نہیں دیکھ ان فی مثل بے نصیب ہر گز است آن گور بر محمد بن ابوبکر نکو نقص یہ تھا جو بل میں ان کو سخت حقیقت مر کی عطار مکوش دل ستم سنو ای جوان	انھیں سہلے ای کارسان کوہ تر پے گر پڑے سیری نظر زندگی عاشق کی ہو پروردگی وہ جہان میں ہلاکت ہو اُس کے لیے فرج شے باادب وہ نہیں ہرگز لبشر ایو خیر تو ہمیں باقت ہر اس کی کشتی بہتر از ہر دوسرے حاصل ترا مرد و عالم دار و جان و دست نانکہ و سان خواہد جان سپاد ہر گز اس آتش نہ ارویت باد دیکھ کر انسان کو کہ تو بتا نیستش کا رہے بنی از خواب و خور دیکھ کیا ہوتا ہو ثابت نیک نام دیر صد شق العطر باور نہ کرد کس طرح ہوتا عطار پاک سمیہ یہ کلام پاک ب و وہ جان

قوله تعالى اسْمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحِلَّتْ فُتُوهُنَّ أَمَسْنَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ

قوله تعالى الله نزل اخن الحدِيث كُنَّا بِمِثْلِهِمَا مِثْلَانِي تَسْعُرُ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ  
يُخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ يَلْقَى جُلُودَهُمْ وَقُلُوْا بِهِمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ ذَلِكَ هُدَى اللَّهِ  
سِيْهُدَى بِهِ مِنْ يَشَاءُ وَمَنْ يَضِلَّ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ

یاد کر کے ذکر حق میں حضور	دل کو اس سے ہوتا ہوا زمیں سے دور	یعنی تہی نیست ہوتی ہے عزیز	ماسوا حق کے نہیں کھٹے تیز
جاننا ہے نیستی کیا ہے پسہ	غیر حق بیٹھے نہ دل پر اثر		

جس گھڑی ہواں اتر کا کچھ طنوہ۔	نفس عا فرج ہو دنی شور	لیک تن جان کو نسبت کہ	اس سبب ہو دہر عا فرج تن
یعنی جان ہر پاک چاہے پاک کو	تن بخش ہر خاک چاہے خاک کو	تن کی خوشن کہ نہ چھوڑے جانک	جان کی خوشن کہ نہ چھوڑے جانک
تن یہ کہ تلو نہ جاؤں عرش پر	جان کیسی ہر لک کیوں نمش پر	جان تن میں نہ بزلع د شور	تقصا ہر لک کا د اٹم اور ہر

قوله تعالى قل الروح من امر ربي

جان یہ کہتی ہو کہ میں اُن مرد ہر چھوڑ دنگا تجھے اس کیلئے نام لھینچا ہوا اس کو تن اپنی طرف مولوی کا یہ کلام اس اہل دل استدراج میں دستِ پادشاک پر جسمِ برجانک ستِ حجاب لاسکا ازنیانِ تامر ابریدہ اند یہ لکھا عطار نے سن اچھلیب درد اٹھو کہنے میں اہل عقول میں نام اولیا عطار سے دیکھو فراتے ہیں مولانا سے	میں آج گل کی ہوگی کب تجھے دشن ہو مرا خانہ تمام اس سبب جان کو ہوا ہوا ہو اسی مضمون پر شیک شعل شور و غل پہ جاتا ہوا اٹھاک پر لا مکان فوق دہم سالکان از غفرم مردوزن ناگزیدانہ قد سیون کو نہیں ترغیب ماسوا اسکے نہیں سن اچھلی لگتے تھے یہ سدا سدا سے تو رکھنے کے اس کی دیو دیو	سن یہ کہتا ہوں کہ میں اُن دھاک قید میں جان نہیں جتنی رہا اس تحائف کے سبب عاقبت روح سے بہت سوچیں فرین مولوی فراتے ہیں اچھلی کو کر لا مکان نہ کہ دروہم آیت دردِ شیریں جو انسان اچھلی قدسیانِ راعش بہت درد جاہلوں کو دل پرست کفر کہو کا فراد دین و دنیا رہا ہو خفاک جس نے کہ اُن ان	تو گمان دیکھنا اُن اچھلی تا کہ چل ہوگا اسکو مدعا دست دیا کو ماتے ہیں زمین سو آج گل شدہ تر غفلت شادی میں اسطرح پر کر کفر ہر درد دے غنائے زایت ریشک کرو دین ملک اٹھاک درد و ماجرا آدمی دغور نہ چل اسکو اگر گریہ خبر رہا نہ درد دل عطا رہا دور جاہلوں دلی لڑائی با
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

در بیان جذب که بغیر محبت انحضرت صلی الله علیه و آله و سلم هیچ فائده ندارد  
 بگویم هر چه از کائنات در آید که از استیلا و باطنی است یا از باطنی است یا از باطنی است یا از باطنی است

[illegible]

<p>قوله تعالى ومن يطعم الرضول فقد اطاع الله</p>		
<p>جو خدا اتحاد مولا کا خدا جس میں نیک نفعش ہو ان کے قدم جب خدا سے ہر برکت خدا جس کو نبی مصطفیٰ حاصل نہیں</p>	<p>چراہ اطاع الرضول خدا اُسکو چاہیں ملائک مبرور کیون نہیں تو تار لا انہ خدا بالیقین ہر زمین پر زمین</p>	<p>جس نے کی ان سے محبت کو حبیب ہو جس جا پر کھا حضرت کا نام سلفہ ہر دل کا نبی مصطفیٰ اگر چہ وحدت کا کس سے موقوف</p>
<p>حدیث شریف لا یؤمن احدکم حقاً الا ان کان احب الیہ من والدہ و اولادہ و النّاس اجمعین</p>		
<p>نہ کسی شرط ایسا نہ ہو کہ حدیث شریف میں نہ کسی شرط کیونکہ حاصل میں تو دل کے کفر جسکو حاصل میں ہر مرد پھر تو پاس کے چرا ایسا نہ بھرسے رویا و مشعل کی</p>		
<p>در بیان ستون چوبی نہ</p>		
<p>تھستون چوبی نہ بنام سکسکیان بھر کر گستاخ چوبی نہ تاثیر ہوا بکسر اگر چہ ترجیح ہم میں پس باوجود اسکے نہیں ہم میں اثر تب کہا آئے کہ ہر کس سے کو نہیں نسبت تجھے یا مصطفیٰ</p>	<p>اس سے گلت کی جتنے زالا نام یا نبی اللہ نہ تجھے جدا سوویں قول پر کر تو نظر جنس سے اپنی نہیں بکوحضر جیسے کھنی چوبی چرائی گھر اور یقیناً ہوں باقیہ یا مصطفیٰ تو ہر بدر چوبی سے ای بے بیا</p>	<p>اچھے سے حضرت کے سوا جب ستون چوبی کو یہ رو جو سبوزانے چون حکایت کنند خاص نسبت ہر میں سے تسلیم کیونکہ وہ چوبی چھائی ہے ان ستون دیکھتے ہر چوبی کی ای بے بصر ایک سین لکھتے ہر ایک تر یا کہ قوی یا کہ غلی ای پس پہر میں دن پوست ہر ستون دیکھ خا کو تھا مشعل دیکھ تھا صدیق کو با مصطفیٰ دیکھ تھا مشعل باطل و میا</p>
<p>بے محبت ذات کے بے اثر کو نہیں نسبت تجھے یا مصطفیٰ ہر سے مایہ و مشعل کی جہاں ال اپنا کیا انہ خدا قبل تک نہ عاشق تھا</p>	<p>دیکھتے تھے عاشق غلطی مار دیکھتے تھے عاشق غلطی مار دیکھتے تھے عاشق غلطی مار دیکھتے تھے عاشق غلطی مار</p>	



دیکھتے تھے حضرت علی دالاکر	جان چاہنے کی کچھ بھی نظر	دیکھتے تھے حضرت جان دالاکر	سینچو ماما، نیا کورا
----------------------------	--------------------------	----------------------------	----------------------

حکایت حضرت بلال رضی اللہ عنہ

اگر شریک سے چرکے تھے سن	تا کہ ہو درود دل بالیصیب	اس عجالی بنی دالاکر	نام تھا انکا بلال باوقار
یا شوق آگدودہ راہ تھان	جان دولستہ اندہ تھان	کوئی دم حضرت سے چرکے	سبز من پر راستہ وہ جا بجا
استدر نسبت تھی انکو دلو	گوشت دل سے سن ذرا میو	بعد وصل حیرتہ لاجلین	انے دیا شکر لے وہ مرد
جب طبعی انکی مدینہ نظر	گر پڑے بقیاب لستہ آہ	خان میں خان گدا دروغم	یہ مذا کرتے تھے امیر شاہ ام
ہیں می تعلیم میری عربین	دیکھتے تھے جگہ عشاقوں	دے دکھا جھکو ذرا میرے	آنکھ کو آست ملوں عینین
یعنی دوا اپنے کھتہ یا تم دکھا	تا کہ دن میں جان دل اسیر	کندہ یہ پھر روٹھا وہ کچھ	کس طرح حاصل ہو اے شکر
سیر سے قسمت ہر کمال الی	سری تعلیم وہ ہوں جان	گشتگو یہ کر کے باصمت حرا	بسن دان آن سے ہوا باجم
جگہ پوچھا وہ مزار پاک	گر طریقیاب ہو کر فاک	آب بن باہن ہوا عینین	اگر ح پر وہ تڑپا دل
دیکھ کر یہ حال اصحابی تمام	گرد و پیشل سے بے غافل	کوئی کتا امیر بلال دوسر	حسب کر لیا بچہ تو امیر
کوئی کتا امیر بلال ذمی	کیا چلا تو بھی میرے	کوئی کتا امیر بلال	حال سے اپنے ذرا دوسر
تب لگا کہ یہ وہ اندکون	کچھ نہ پوچھو حال امیر	کیونکہ جیجا وزمین آسمان	اگر کروں میں نہ دل کچھ
یقین نہ مکہ را با وجہ	پھر گیا مسجد کو دلے باکمال	پیشتر تھا وہ موزن نام	اہل بیت جسکے ملے تھان
یوسف کے مسیحا بدین کما	بانکاب پھر دیکھو جبر	وہ زمانہ پاک حیرت سے	آج پھر ہو کو سو ہو حصول
لکے یہ سب آٹھے امیر	وصل اپنا دیجیے بھر	زندگی ایسی ہر بات میں	ناریوں کو بھی ہو گا یہ خدا
جیسے تم پوشیدہ ہو حال	ماہ کے مانند اپنا ہر ذال	کوئی پرسان ہر نہیں	کوئی پرسان ہر نہیں
گفتگو کرتے تھے یہ جب ہر	شق ہوتے تھے جگر انکے	یہ حکایت جان سیرتے	دوست بن آتی ہر خوش
جان سے کہتے کیوں ہی تو	چشم ایمان گا گیا نور البصر	یہ کیا تو نے غضب میرے	کس طرح یان پر ہی تو
کیا کروں میں کیم حضرت	ورنہ کرتا نہ تھک وین	تو نے کی مجھے غنا کیا ہو	حشر میں پا دیگی تو اسکی
نور احمد پر فنا ہوتی اگر	زندہ ہوتی با بقا اسی	سمت طرین ہو کما پھر	تو دکھا آسکو جو ہر امت
کیجھ تو عفو کی بھر	رضیہ مجھسا نہیں کی	یا اے عالمین میں غلام	جان نکلی میری یا اے
جب کہا یہ عاشق معبود	روکھا یا شاہ مقصود	فیض آئی انداشن امیر	یہ مقام قرب ہر امت
کوئی دم باقی ہر تیری	در نہیں ہر یہ زمانہ	آخر شری با گلبا	رو پڑے سارے وہاں
پڑے کے لاکو یوں کما	تجھ سو کوئی کہیں ہر	پھر کیا الا کا ہر	نور وحدت ہو گا عین



<p>اگر کسی کو سونے کی حق دعا                  جب تک کہ سونے تو دیکھا ایک                  دبا ہوئے نے کیا اس کو سلا                  یا کہ سین زہر کچھ اس جو                  نام حق عشق و عاشق و عاشق                  دیکھ کر یہ عاشق صادق                  حکم آیا بہین بہت اس پر بادقا                  درد کیا ہر وصل کا پیغام</p>	<p>خاص میں نے پنے دے مجھ کو                  تن برہنہ کوہ پر آلودہ گرد                  کچھ نہ پایا ہو سوا اس کے کلام                  راستی سے رذر اہم ہر میان                  جان سے دھوکا تھو انجان                  پھر کیا سونے حق سے سوال                  نام پر گردین کردہ جان                  درد کیا ہر وصل کا پیغام                  کیونکہ جس کے دل میں اس کا</p>	<p>تب نہ آئی کہ تھو سے لڑا                  تھا زبان دل پہ کیے دگر                  پھر کہا موسیٰ امی خست                  ہم کو بن تیرے سے حق دعا                  آہ بھر کر گر پڑا وہ کس                  ایسا عاشق لو بھی ہر غل                  جو کہ بدن یار کے مشتاق                  یا الہی درد کو مجھ کو عطا                  اس بھگین سب جنم اثر</p>	<p>سینے مارا ہر نیا کوہ                  تھو تھا ہو کا دہان پو                  ہوتے ہر دیدار تیرا دعا                  تاکہ حاصل ہو کونین دعا                  روح نے پرواز کی فلاح                  نام سن تجھ کرے جان نوا                  درد راگی ہر غذا امی باضر                  جیسے کہ تھو درد یہ تیرا گدا</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

حکایت حضرت خلیل الرحمن علیہ الصلوٰۃ والسلام			
<p>یہ حکایت گوش دل سن                  آگ نمن دے پھینکا پھین                  یوں کہا اے کچھ فرمائے                  یوں یا پھر عاشق حق نے خوا                  ایک دم اسکا اگر ہو کوں                  قولہ تعالیٰ قلنا یا انا کوئی بڑا                  آفرش کو جب پہنچے ہمارے</p>	<p>جب بچے ہو در حق کچھ اثر                  آتش سوزان میں کھلا                  آپ کو حاجت ہو جو تیرے                  حضرت جبریل سے کہنے کا                  عرش سے مافرش طحا و بھی</p>	<p>جب خلیل اللہ کے عاشق                  آپ جسم معلق تھے خلیل                  ہم کو بن رہا تھا میری                  میرے دل میں شعلہ زہن ہمارے                  ماسوا حق کہیں کہنا اے</p>	<p>عشق بازی میں بود حق                  اے انکے پاس سدھم خلیل                  تاکہ نہ کوں مارے وہ بچا                  آتش ہو دیکھا مر دار                  رب سب تھو ہر دل کا</p>
<p>قوله تعالیٰ قلنا یا انا کوئی بڑا                  آفرش کو جب پہنچے ہمارے</p>			

در صفت درد			
<p>درد کیا ہر مادی حدن                  درد کیا ہر سلیمان جہا                  درد کیا ہر سرخون کی شاہ                  درد کیا ہر نولیمان عرش                  یہ کتنا عطا ہے عالی سن                  درد حاصل کر اگر ہر ہو</p>	<p>درد کیا ہر رہبر امان ہر                  درد کیا ہر قاصد دلدار                  درد کیا ہر بوجہ کابر                  درد کا کیا وصف ہو بیا                  ہر کجا این آتش آید کار                  نادر دین قال سچ کرینا</p>	<p>درد کیا ہر قاتل شیطانی                  درد کیا ہر راز دار پام                  آسمان معرفت کا ہر بیخ                  ہر کمان ایسی پھلائی                  ز آتش دوزخ کجا ماند اثر                  انکو کپٹا نفس پھلا</p>	<p>درد کیا ہر مادی حدن                  سب پر پردیوں کا شہ گمان                  درد کیا ہر عاشقون کی شاہ                  اسکو حاصل کر اگر ہر تیز                  گوش دل سن فراموش                  سرفت کے بام کلید ہر کمنہ                  انکے دل تیرے ہر ایسا اثر</p>

یہ حکایت گوش دل سن  
 آگ نمن دے پھینکا پھین  
 یوں کہا اے کچھ فرمائے  
 یوں یا پھر عاشق حق نے خوا  
 ایک دم اسکا اگر ہو کوں  
 قولہ تعالیٰ قلنا یا انا کوئی بڑا  
 آفرش کو جب پہنچے ہمارے

نہایت

نہایت

نہایت

نہایت

نہایت

نہایت

نہایت

نہایت

نہایت

نہایت

نہایت

نہایت

نہایت

نہایت

نہایت

نہایت

<p>جب کہ کہہ رہے تھے وہ کچھ</p>	<p>نور عالمی کلام کن سران کلمہ قلوا ہم کما کلاما کلاما</p>	<p>نور عالمی کلام کن سران کلمہ قلوا ہم کما کلاما کلاما</p>	<p>نور عالمی کلام کن سران کلمہ قلوا ہم کما کلاما کلاما</p>
<p>دیکھو کہ ان کو قرآن میں</p>	<p>نور عالمی کلام کن سران کلمہ قلوا ہم کما کلاما کلاما</p>	<p>نور عالمی کلام کن سران کلمہ قلوا ہم کما کلاما کلاما</p>	<p>نور عالمی کلام کن سران کلمہ قلوا ہم کما کلاما کلاما</p>
<p>دیکھو زاهد یہ حدیث مصطفیٰ کہنے کہ تم اخلاص از بس وجود در دل لڑکے ہونا آشنا کیا ہو اگر عابد و زاہد ہو تو کیا ہو اگر کچھ کیا عملی ہو کیا ہو اگر کوی عالی خاندان نفس نے اعمی کیا تجھ کو نشان یہ سمجھا لیتا ہے بے بصر یہ عالم سر پرستی و شور یعنی نسبت کی بہرہ میں ہے</p>	<p>سخت دامن و راز قرب خدا جان لے کر تھلا ہو اس نعرہ تو نہ کو عرفان کی فہم پر نہیں اخلاص الی کور خدا شہر کا نام بھی قاضی ہوا مٹا شہاں فتح کیا ای بگمان خند حق چھپ کر نہ اسے عیاں در دنیا میں کوئی بشر یک کہ بے گھٹن ہو شین کا دور کلاس ہے ہر اکر خیر</p>	<p>زاہد و انصاف کے ہوا اگر تم فقط اک نقشہ نصیر ہو کیا کیا اگر شری کی تو دراز کیا ہو اگر جاندا قرآن تر کیا ہو اگر تو ہوا پیر و مرید گر ہلیغ نفس کی راہ ہے خبر جس کا تہل میں ہے بے بول نکسے سعد کا کام پڑا نہ در غم کی غم کی یہاں یہ حکایت گوش دے جسے حبیب</p>	<p>مکرمین و محسنین سادہ و سادہ و سادہ خود پسند نہ لے تا ہو ان خلق ہو تیری بڑی کھانا اور کشتہ میں تھیں ساری سب حاصل تیر غارت ہے انہذا نذران ہر کلام ہو تو قدر درو سے بجا نہ لیک نسبت میں نقاب لگان فہم حق سے تاکہ ہو بالفیض</p>
<p>ایک دن الفت مجھ کو کا پیر یعنی اپنا قید کو داماد کر تیرا اسکے پیر نے جو آ جو کھا تقدیر میں اسکے ضرور باپ نے بھڑی نڈا ہو کر آدھا گر پڑا بیابا ہو کر آدھین دیکھ کر دامان لیلیٰ ہر حال ہو پر تاثیر حب و دانان یا کہ ہو جو جیسے نسبت نہیں نسبت احمد خالی تو دنی نسبت سے خالی و دنی</p>	<p>ایکے مجھ کو گیا لیلیٰ کے گھر اسکے دل کو رخ سے آدھ کر یہ نہیں ہر اسے تیری باصفا ہو تیری محبت ہو مازی شور آؤ نور العین اکدم ہے پاس مارتا تھا وہ پڑا شرمین اسکو گزیکھے تو عینا ہر حال تلم احمد سے تو کین ہو خدا یا کہ نسبت جیسی باہم دور اسیے کرتا ہو تو خدا ہر حال صاحب نسبت تو کین خدا ہر حال</p>	<p>والد لیلیٰ نے اسے کس اسو اسکے نہیں کچھ کلام رحم کا باعث ہو جو کرنا نہیں گر ہو تو یقین ای اہل دین بے غمی لیلیٰ تو دامن نظر پھر کیا لیلیٰ کے والد کلام اسیے لکھا ہر اسکو اس دور ایسی نسبت تو عینا ہر حال یا کہ نسبت ہر جیسے بڑا آپ اسے عجب پڑتا ہو ان زنگ لکے سب ہر اکر خیر</p>	<p>فیس کو دندان غم سے کر با رحم کراس طفل پر ای بگمان در نہ میں مجھ کو کچھ دتا نہیں دیکھ لو تم آب از عین یقین جا بڑی محبتوں کی اسد خیم دیکھ لے مجھ کو تو ای سیک نام تا نہ جاو جان یہ بے شعور جیسے محبتوں کو بھی لیلیٰ کی ہر غی سے سچ تھا اسکو نہیں استقد راندھا ہوا اچھا نہ عقل تیری ہوئی ایسی نرین</p>





جس کا کہنا ہے کہ اس کا جو کچھ

بلکہ دمن جانتے انکو تمام	اور غیبت انکی تم کرتے دامن	کوئی کتا میرا سا رہا بھروسہ	چاہیے رہا انکو جس کو دوسرے
کوئی کتا حال آنکا باریا	یہ نہیں اُفت ہوا زراہ خدا	کوئی کتا کچھ نہیں جمنوں کی	کیا ہوا اگر تابع مسنون کی
کوئی کتا یہ خلافین ہیں	کیا ہوا اگر کچھ نہیں پناہ داد	اسطرح کی ہم خرافاتیں تمام	انہی نسبت کرتے تھے ہم تمام
نکے یہ ارشاد حق اچھا جان	گر بڑین بتیاں ان کو دوزخ	اسیے لازم ہر جگہ اور گدا	مشل مجنون ہوں نہ ہر توفدا

در بیان محترم زشدن طالب حق انصحت پیر وال

بے محبت کے نہ جائز دیکھ	بے محبت کے نہ ہوں درخت خو	یہ نہیں تاثیر اُفت کے	بلکہ جانیں عین اُفت کو مختصر
اس وقت اصل محبوب یاد	یعنی اُفت سے نہ جو محبوب ہو	کیا محبت لینے ہو کانٹا	جو اگر اُسمین ہوا جان نک
ہوا اگر تو ظار اُفت سے ہو	ہوا اگر سر کہ تو اُفت سے ہو	سووی لکھتے ہیں خیرین	دور سننے سے ہوتی اُرمین
از محبت نار نور سی شود	از محبت دیو جو کہ میشو	اسکو حاصل کر کے چل یہ تیر	جب تو ہو کہ بجز اُفت عین
یعنی پڑھو تو یہ حدیث مصطفیٰ	و صل حق ہو کہ وہی حدیث		

حدیث شریف من عرف نفسه فقد عرف ربه

یعنی دل سے حق کو پہچان کر	جست جاوین سے دل سے پہچان		
---------------------------	--------------------------	--	--

در بیان امراض باطن کہ چهار اندوہ مسلک طالب حق اند

لو لای کہ یہ یاد دیگر ہو یا	سخت یہ چار بدن ہیں تو افسا	تیرے کہ جس طرح جسموں	ایسے پیدا اور ہوں و مایا
یہ تیرے میں چلی دن و شب	زود حق پیش اسو نیکام	ترک بسا اگر ہو یا بسا	وہ نہیں ہو یا بسا نہ خدا
کیونکہ یہ کہ بے صفت الجلا	غیر کو لازم ہو کیا تو خدا	بلکہ یہ ہو مہر ہا ہر	لیک ظاہر نہیں اس خبر
دیکھ کیا لکھتے ہیں نائے دم	واقف ہر رفرزانا علوم	کہ از کم شو اگر داری خبر	این طریق کا لافست دیر

در بیان دو اسے امراض مذکورہ یعنی تکر و غیرہ

گوش دل سے حدیث مصطفیٰ	ہر ہی امراض باطن کی ہوا	یعنی کہ تو اصل پرانہ خیال	کہ ہو کہ دور کر اور خفا
کیا ہو وہ پیدا جس سے تو دنی	دیکھ وہ کہ قطرہ آب برنی	صلب ہلکے سے رحم ہو گیا	مستور خون دان تو چہ چا
دان ہر حیض خون کی شہ	پرورش جس ہو تو بسا	بول کے مخزن سے آیا پھل	اصل تیری دیکھ یہ ہو غل
باوجود اس صل کے تو بیدار	نفس بکرتا ہو کہ نہ ختم	یہ تو تیری ابتدا کا تعابیان	انتہا سے دور اندر گمان
یعنی نیا سے تو جاو جب گذر	دفن ہو گا قبر میں گو خوش کر	یہ نہا ہو آسمان سے آشکار	قبر میں تنہا چلا ہو ناچار

یہ کتاب ہے کہ اس کا جو کچھ

سب فرمایا بود دنیا کو بُرا

وہ کمان ہر سیم در زار بجو  
تو کجھوڑا سبے تو کی سبکدوش

کیا تو لایا روشنی میرے لیے  
کہ نہ کہ تیار یک تر تو ترا گھر

کیسے یہ پھر فرد کھلائی خوش  
یعنے آوے فر کو جس سے عالم

حکم یہ دیکھا وہ رب العالین  
کیونکہ وہ کہتے تھے جسے روز

چم کہ مجھ در زار اہر خدا  
کیسا نسبت مجھے کجگو اتو

ہو تر سبکو مجھے اس گھڑی  
ہیے کرتا من عرف پر کر عمل

دوستی گر خاک سے کرتا یہ  
یہ دعا کرتے تھے دلجو مصطفیٰ

وہ کمان فرزند زون تیر  
سکے یہ آواز اڑ جاوے گے ہوش

کوئی یاں لایا ہو تو اپنا فریق  
یاں بلا میں جنت میں لا کھوئی

میر اسکے پھر شریے تیرا بدن  
پھر کر کی قبر ہی سے یون عالم

سکے یہ حکم خدا کی نصیب  
ہو کے عاقر قبر سے ایسا نازین

ہو نہی طالب پھر کہے اس سے تر  
جانتا تھا اصل گر تو خاک

وان سمجھا آکھو تو خاکسا  
دان تیرا منہ تھا افلاک

یعنے لکنا خاکسا دون سچ تر  
وہ تو شاہ انبیا ای مجھیر

جس سے دنیا میں تو کرتا تھا غرور  
لیون جلا تہا سبھوں دل کو

ایسا بچھاؤن فرشتے میں سے  
سانچ مجھو کا یہاں از حسن

تو تو کیا اڑ جائیگے دون کجھو  
اصل تر ہی مجھ یہ ہونا بکار

دے حرا سے جلا اسکے تر  
اسکو کرتے تاج ہوتا فصل

گو کہ تر سے ہون میں مجھے جدا  
مصفا تجھ میں ہو تر سر

ایسی نکلی تر سے تر تو شری  
اصل میں تر تر تو کچھ غفل

تج ہوتا یا نہ تو شمس و قمر  
یعنے مسکینوں میں کچھ کجھو

جس سے دنیا میں تو کرتا تھا غرور  
لیون جلا تہا سبھوں دل کو

ایسا بچھاؤن فرشتے میں سے  
سانچ مجھو کا یہاں از حسن

تو تو کیا اڑ جائیگے دون کجھو  
اصل تر ہی مجھ یہ ہونا بکار

دے حرا سے جلا اسکے تر  
اسکو کرتے تاج ہوتا فصل

گو کہ تر سے ہون میں مجھے جدا  
مصفا تجھ میں ہو تر سر

ایسی نکلی تر سے تر تو شری  
اصل میں تر تر تو کچھ غفل

تج ہوتا یا نہ تو شمس و قمر  
یعنے مسکینوں میں کچھ کجھو

جس سے دنیا میں تو کرتا تھا غرور  
لیون جلا تہا سبھوں دل کو

ایسا بچھاؤن فرشتے میں سے  
سانچ مجھو کا یہاں از حسن

تو تو کیا اڑ جائیگے دون کجھو  
اصل تر ہی مجھ یہ ہونا بکار

دے حرا سے جلا اسکے تر  
اسکو کرتے تاج ہوتا فصل

گو کہ تر سے ہون میں مجھے جدا  
مصفا تجھ میں ہو تر سر

ایسی نکلی تر سے تر تو شری  
اصل میں تر تر تو کچھ غفل

تج ہوتا یا نہ تو شمس و قمر  
یعنے مسکینوں میں کچھ کجھو

خدا شریف مَوْتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوا

خاک ہو تو خاک ہو کے غرور  
ہو میں ہو خاکسا را تو خور

خاکساری مخزن الا ساری  
خاکساری سے ہوا یہ انال

دیکھ تو مجھ میں کیا وہ باادب  
خاکساری ہے مقبول خدا

گشت آدم قبل از ستغری  
در بیان سب کہ گشتش از دو معالہ آن

دیکھ تو یہاں جبر یہ غرور  
خاکساری شمشہ و جان

خاکساری بیخ ایمان کو  
خاکساری کا ہو کیا رنجیب

در بہار ان کہ شود سر تنگ  
دیکھ فرما نہ میں کیا شیخون گشت

عاجز اگر ختم اب کہ روشنی  
تیری کب سننے ہیں وہ بود

دیکھ تو یہاں جبر یہ غرور  
خاکساری شمشہ و جان

خاکساری بیخ ایمان کو  
خاکساری کا ہو کیا رنجیب

در بہار ان کہ شود سر تنگ  
دیکھ فرما نہ میں کیا شیخون گشت

عاجز اگر ختم اب کہ روشنی  
تیری کب سننے ہیں وہ بود

دیکھ تو یہاں جبر یہ غرور  
خاکساری شمشہ و جان

خاکساری بیخ ایمان کو  
خاکساری کا ہو کیا رنجیب

در بہار ان کہ شود سر تنگ  
دیکھ فرما نہ میں کیا شیخون گشت

عاجز اگر ختم اب کہ روشنی  
تیری کب سننے ہیں وہ بود

دیکھ تو یہاں جبر یہ غرور  
خاکساری شمشہ و جان

خاکساری بیخ ایمان کو  
خاکساری کا ہو کیا رنجیب

در بہار ان کہ شود سر تنگ  
دیکھ فرما نہ میں کیا شیخون گشت

عاجز اگر ختم اب کہ روشنی  
تیری کب سننے ہیں وہ بود

چم سب میں کبر کے ای ہا

شرح الی گوش ل سے گشت

مال علم و زہد تقویٰ وہ

چم سب میں کبر کے ای ہا

شرح الی گوش ل سے گشت

وہ کمان ہر سیم در زار بجو

تو کجھوڑا سبے تو کی سبکدوش

کیا تو لایا روشنی میرے لیے

جس کو کہہ رہے تھے کہ اگر وہ دنیا سے بے رغبت ہو جائے تو اس کی ہر چیز اس کے لئے دنیا کی طرح ہو جائے گی	بلکہ من جانتے اعلیٰ مقام پر درگاہ سے وہ دنیا سے بے رغبت ہو جائے گا	سچ مصلحت ان کی دنیا کی ایمان	نیکو دنیا کی ایمان
کوئی کینٹ ویلیس	یعنی یہ فضلہ خوان نیزید	کیا ہو دنیا مارا نئی ایسی	زہرے اسکے نہیں کینٹ ویلیس
بعد برتر سے بھی ایسی سعید	جان ایمان کے دوسے ہی ویلیس	لیک افروں اسکا جسکو یاد	حال دنیا سے فقط وہ شاد ہو
ورنہ آئے کہ وہ لاکھوں شر	یعنی غارت مثل فرعون کی	ہو گیا شداد و فرود لعین	حق سے سکر اسکے باعث ہر
حدیث شریف اللہ نیا مملعون و ما فیہا مملعون لک لا ینکیر اللہ			
اسیے حضرت کے دی سکون خیر	یعنی یہ دنیا ہو ملعون ہر	جو کہ اسکے سچ میں ہر ایمان	وہ بھی ہو ملعون میں ہر ایمان
دیکھ تو یہ مولوی نے ایسی	کیا لکھا ہی دین سمجھ کر نام	ایم نیا کا قرآن مطلق اند	روز و شب ترقی ترقی دین
اہل دنیا چاہیں جو حسین	لغت اللہ علیم امین	خطاؤں کی یہ ہر ایمان	یہ حدیث مصطفیٰ ہر ایمان
کر گیا کچھ خیر ایسی	تو یہ ہر خیر سے احمق ہر	لیونک ملعون جسکو فراموش	خیر اسیر تو کرے دیو و نی
حدیث شریف اللہ نیا جفہ و طالہا کلاک			
اسکا طالب سکون خیر	میرا کہتا کہ ہے ہو گا قبول	عجز کر جتنا کہ تجھے ہو سکے	اکر کہو جتنا کہ اسکو کھو سکے
دیکھ تو یہ مولوی شیرین سخن	جایا لکھتے ہیں کیا ایسی سکون	کتر از کم شود اگر داری خبر	این طریق کا ملان ست ایسی
در بیان حقیقت دنیا و سبے ثباتی آن			
کیا ہو دنیا اپنے ہر باغ خزان	تو یہ بیل کی خطای بیکان	خندہ کل لیلح اسکو نیا	ملکہ کتر اس سے بھی ایسی نیا
اسکے طالب بیل نادرین	قرے کہتے آئین کے سخن	گردل آگہ معنی آدہ بیت	کار و دست ترک دنیا آدہ
ترک نیا کہ ایسی خیر جان	نما کہ پاؤں سے خیر سے اپنے نشان	جب تلک یہ ہو نہیں دین کا اثر	مولوی سے قول پر کر تو نظر
ترک نیا کہ ایسی نیت بود	آن بدہ آن دست ثابت بود	اسکی غرت عین دلت ای جان	اسکی دلت عین غرت بیکان
دوست اسکا دشمن اپنی جان کا	ملکہ دشمن جان اور ایمان کا	ترک میں راحت ہو اسکے ایسی	اسکی الفت میں بلای ہر سیر
مولوی نے کیا لکھا ہو سخن	دیکھ تو بہر ہزار در عدل	حاصل نیا ہمیں رو دست	ہر کہ غافل شد از ان کا دست
سچ کہنے بے دروہے و دام	خیر بخلو نگاہ ہی آرام نیت	ترک دنیا کر کہ اس سلطان	خیر بخلو سخن چرخ سر گردان
ترک نیا ہو طریق مصطفیٰ	اس سے غافل کہوں تو ہوا ہی	جس سے غریب نفس کو ایسی	وہ ادا کی جان سے تو یہ سخن
ہو جس سن سے دنیا کی	یا مشقت ہو کچھ کہیں ایسی	بالہ جان اس سے شکوہ سچ	بالہ جان اس سے شکوہ سچ
حدیث شریف من ترک سستی فلیس منی			
جسے جاہل سے سنت کہہ	وہ ہر عزت کی اس سے حیدر	ترک کر دنیا کو تا ہوں ادا	مولوی نے دیکھ تو کیا لکھا

وہ دنیا کی ہر چیز اس کے لئے دنیا کی طرح ہو جائے گی





<p>در فضیلت حق نے ذکر کرتا ہے</p>	<p>یہ حدیث مصطفیٰ پر نیکنام</p>	<p>جو حقارت سے کرب آئے</p>	<p>وہ جو شہیدان کمال انسان ہیں</p>
<p>کیونکہ دشمنوں کے گرد و لعلین طالبان ہرگز نکلے نہ لعلین اولیاء سب کرتے ہیں یہ التجا انبیاء کرتے ہیں غیظہ ایسی جہنمیں ان کا نہیں ہو تاقی یاں ہاں تک حسد کو باہر نشان عمر ما خواہاں چرخ و ستار صحبت شان خاں اکسیر کرد حلاوت ان اندر دوزخ و محار</p>	<p>یہ بھی ہوا سنگار ادرالہ یقین روح و دم ان کے ہیں فزون مولوی یہ دل سے دیتے ہیں نرا رہنہ ذکر سے سن تو یہ خبر برقی ہوا کا معکرا ای قتی وزن الہی تو ہی اندر جہان سارہ مشتاق این صحبت شد لطیف شان در ہر ولی تاثیر کرد طالعات اندر ایم عین خات</p>	<p>ان میں سے کبار ادر یہ بشر روح نری خود کرے وہ دوجہاں کسے کو مایل باد خداست جہنم کو کرتے ہیں ان کی ملک مولوی فریاد ہے جہنم و دوزخ ہر کہ یا ایشان شہیدہ یکے صحبت نیکان اگر یا شہید سیر میسازند جوب خشک ذکر ان حق کا یہ ہر مرتبہ</p>	<p>ایسے فرشتوں کیونکہ یہ بہر انبیاء بھی سب کربان و خوشحال خاک را بشن تو تباہ جہنم است ذکر ان کی ہر مہر و فلک کوشش اسے شرف و انوار خوشحال روز فردا و کجا و اردغی دولت جاوید یا بدایہ عید یو سے می بخند رنگ مشک معصیت کی سے بدیہ ہر غل</p>
<p>خود خدا کرتا ہے ذکر ذکر ان شمس کی ہر روشنی ان کا</p>	<p>حسب طرح کرتے ہیں ادرای حجاب ذکر ان کی روشنی افلاک پر سبح کہیا ست اندر یاد ادا</p>	<p>ذکر ان کے ساتھ رفیع الہی ذکر حق سے یہ فضیلت ایسی یاد ادا کو باہر و کون یاد ادا</p>	<p>یہ ہر نہ دیکھ تو ایسا کمال مولوی کے قول پر کر تو نظر</p>
<p>قرآن تعالیٰ الذین آمنوا و تطہان قاتل ظلمہ کو بے ثوبہ و اول سے جوا</p>	<p>یہ حقیقت ہے ان کی ملکبان انج را حقت کرے ہوا ایسی</p>	<p>انہم ید حکم اللہ تطہان القلوب انہم ید حکم اللہ تطہان القلوب</p>	<p>ماسوا اسکے ہر دنیا میں انہم ید حکم اللہ تطہان القلوب</p>
<p>ظلمہ کو بے ثوبہ و اول سے جوا دیتے ہیں جگہ صغیرین فلک کیا ہوا وہ رہا ای ابن بشر غیر انسان نہیں تھیں فرخ باپ سے تیرے فرشتے سر نکل تو میں ان کا حق ایوی سے دیکھ تو ہی ہو گا تو ہی ہر</p>	<p>کیون بنایا نامہ خود تو شہ وہ خود تیرے جہنم کے ملک جس سے تھے مخلوق سبے روز دیکھ تو یہ مولوی نے کیا لکھا تا خلقت ہوتا ہو تو کون کی لیکھ لکھ کر ہر باعث تیر دیکھ تو ہی ہر سرخ نور تو ہی</p>	<p>تو تو وہ تیرا ہی سدرہ سن خاک کے تو دام میں ایسا چسپا تیرے حق پران سب میں خاں اسپت سے آخر تیرے انہیں ہوا آتش و جان خود کو بھولا خاک جلا دلا دیکھ تو حق ہی مسطور ہی</p>	<p>آشیانہ ہر ترعرش برین دیکھ کر شیطان بہت تھم سنا کیون بنا کر کہے تو ان کا غلام آرم خود را آشناست انہیں ہر یاد و خاک و سنگ کرو باد سے سبد ان کا تو ہی غضب و باد و تو ہی غضب و باد</p>

تو ہی شمن تو ہی اپنا دوست ہو تو کبیر تو صنیع و تو اسیر بیک یک بات ہو خود تو اور جسکو جانے ہو نہ ہو خاک پید بولی یہ لکھا بار نور و شوق	تو ہی اپنا مغر تو ہی کو ابر تو ہی دانا تو ہی نادان و فقیر اصل سے اپنے ہو تو بے تیر اُس سے نسبت کو نہیں محبوس شکے دام خاک کو تو دے تو رط اصل تر ہی کیو یہ عالی نژاد	خود تو عاشق خود تو ہی جو ہو ایک ہو تو ایک ہی ہو تو یک ہو خود سے قافل خیر سے شہر ہو وہ سر خاک ہو خاک گشت قطرہ نوری سرا یا نور با جاسنا نرمانا ہو رب عباد	خود تو ظاہر خود تو ہی مجھو بلکہ پیر الایثار ہو جا بھیک ہو لاکھوں ہو سنگ سے تو دور ہو دوست رفیق ہو نور لطیف بگڑا زخم دیا مسرور ہو
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

قوله تعالى فاذا سئبتك وفخت فيه من روحى فبقوا له ساجدين فسجد الملائكة كلهم  
استغفرك الا ابليس استكبر وكان من الكافرين قال يا ابليس ما منعك ان تسجد  
يا اخذك بيديك استكبرك ام كنت من العالين قال انا خير منه خلقتني من نار  
وسخاقتك من طين قال فاضرب من هنا فانك من الساجدين وان عليك لعنتي الى يوم الدين

میرے انسان کو نیا یا اسے خاک کا انسان بنیہ جلا بھیدا اسکا جسے پائا تو	روح بھونکی اس میں نئی آت سہوں لاکھ جسکے سا جا تو نور و شمع سے ہوا وہ باب	اُس کے سامنے ہیں ملک ملک اگر میں یہ نور حق نور اک دیکھ فرماتا ہو وہ رب عظیم	خود کو کیا ہو اسو شیکنا شکر اسکا بجز یہ کیو وہ سلیم از زبان مصطفیٰ سر اسلم
-----------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------

حدیث قدسی انسان میری آنا شراک

سبید اسکا حق ہو ہو حق خوب سے بے خبر ہو اس عید	ہر کوئی عارف سے جا کر سبق خوب سے بے خبر ہو اس عید	نور ہو لیکن ہو اعلیٰ سر حق کا کیا جانے تو حق پر
--------------------------------------------------	------------------------------------------------------	----------------------------------------------------

در بیان کلام سلطان صوفی حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ در شناختن خود

بایزید پارسا کاسن سخن تو بھنے برزی از اس و جان صورت نقش الکی خود توئی نقش آدم را رقم تو سے زند روح کو کرتی سے اپنے تو جدا ہو و تقلید ی بیان کا بھر دیدنی سے جو ہو تو کر دین جب شریعت سے جاوے نکل	جب تو واقف حق ہو تو کون ہر چہ مینی خود توئی بگردان عارف مرشد کما ہی خود توئی کو دو عالم را از و پیمان کند جب تجھے ہو نم اسکا انقا وہ ہر بہر زن را حق کاسر وہ طاعت سے اعلیٰ بالیقین سید کمان حاصل طاعت اس عقل	تو بے معنی جان جملہ عاشق در حقیقت خود توئی اہم حکما انکمال تار تش بین پیشک کیا تباہ ہو کر کو عالمی گھر اگر کوئی دیدہ کرے اسکیا کیونکہ یان یہ دیدنی ناگفتنی جو کہ یہ دیکھے کرے اسکیا بوجہ اسکو جا کسی مینا پس	ہر دو عالم خود توئی بگردان خود خود آیات حق را بار دیا کو دو عالم را نماید در یکے فہم انسان کہیں حق قاصر ہے راست ہو اسکیا یان انکلیا گفتنی ہو کفر ایمان دیدنی وہ شریعت سے نادران ایمان اگر وہ ملین بھنے کی کچھ ہو
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دیکھو فراتے ہیں یہ شیخ جہاں یہ ہوا سیری حقیقت کا بیان لیکھ لے سکو چنے پوچھا اسو سپر قرب حق جسکو ملا اس کے ملا جسے پوچھا آپ کو اویں کیا یہ تو کرتا کہ اسے اویں شہر تیج لا در قتل غیر حق براند	ایسے قطبوں کے جو ہر بندگی ایک حق اس سنو سیکان وہ ہوا امان خدا کا سر جو جدا اُس کے وہ حق سے جدا آئے پوچھا حق کو نیک بیکان تو دے تالی ہو خود ہو خود دور وزیر کہ جدا لا آخر جہ ماند	اگر ہی خواہی کہ ملی این نشان کیونکہ اسکی قات ہو زلف کیونکہ اسکو حق سے جدا اس حدیث مصطفیٰ پر نظر جب تک خود کو نہ پہنچے جب اتو دور کیا باقی رہا عشق عاشق انقلم کوں نام	سر نہ برخاک پاسے کامان وہ ہوا حق یہ ہر بخاک پرنہ حاصل ہو تجھے بے باطل بھید اسکا جب کھلا اویں لاکھوں ہنر میں ہنر کی نظر اس قول پر اور باطل تا ہمہ عشق ماند اندام
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

## خاتمہ مثنوی بدعا مقبول

ای حد کہ دو جہاں پر رسول یہ دعا عاخر کی حق کی قبول مہر زمان کو مثنوی حق قبول بزرگین آئے اچھا پر رسول	کر چکا اب مثنوی عاخر نام ایسے اسکو جو پر سے بہر خدا طاہر دل سے پر ہو اسکو نام در دل حاصل ہو سکر صاف
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------

## تمام شد

فائدہ مصنف قدس الشہرہ انور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا کہ تو کچھ بیان کرتا کہ طالبوں کو اس راہ کے اُس سے فائدہ حاصل ہوں پس بموجب حکم کے مصنف نے یہ مثنوی تصنیف کی اور اس کے اسکی قبولیت کا یقین حاصل ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزلیات من تصنیف جناب حضرت و قبلہ محمد عبدالصمد صاحب قدس سرہ

## غزل

وہ ہیں شاہ در عالم جو غلامان محمدین آنہوں سے انبیا کو رشک صدیقوں کو حشر ہے اُتر کے عرش سے آئیں فرشتے جو مقرب ہیں خدا کے ماسوا جو ہر صفت اوصاف احمد ہیں	وہ بہتر ہیں شہیدوں سے جو قربان محمدین جو تھا میں صرف ہاتھوں سے وہ دامن محمدین برائے پاسے ہوس آئے جو دربان محمدین یہی گلے کو دل سے کشا یاں محمدین
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نہ بجائیں عجل جنت کے جو بہتر ہیں انجمن عاخر  
جو دیکھیں آگہو سے خار گلستان محمدین

دیکھو تو ذرا تہہ والا ہے محمد	سرکاش ہی ہوں کی گنوا ہے محمد
-------------------------------	------------------------------

<p>لوٹے ہیں سدا خاک پر شیدائے محمد جس دل کو میسر ہو تو لا سے محمد رکھتے ہیں ذرا دل میں جو سودا سے محمد</p>	<p>کیا فخر زمین کو کہ نہیں عرش برین کو تعظیم کرین جو رو ملک جن و بشر سب صدہ کو کہن و قیس ہوئے رشک سے گئے</p>
<p>عاجز نہ و خورشید ہوں محبوب فلک پر نعلین کھسکاؤ جو دکھلا سے محمد</p>	
<p>غزل</p>	
<p>وہی فربان وہ عرش بیت کہ احمد رحمتہ للعالمین ہو وہی معشوق رب العالمین ہو جہاں پر ذکر ختم المرسلین ہو نہیں اُسکو جو مرد و لعین ہو وہ بیشک ہمسر روح الامین ہو</p>	<p>زمین پر جو سلام شاہ دین ہو زبان جزو دل پر یہ صدا ہو یہاں جو عاشق احمد ہو بیشک لا لاکہ سر کے بھل آتے ہیں اُس جا جو مومن ہو اُسے ہو اُنسے الفت ہو جو خاک پا لے آل و اصحاب</p>
<p>دراحمہ کا عاجز جو گدا ہو شہنشاہوں کا شدہ بالیقین ہو</p>	
<p>غزل</p>	
<p>شب دروز دل کو بھی بستو ہو اُسی کی یہ رنگت اُسی کی یہ بو ہو سُنی جیسے اُس یار کی گفتگو ہو اگر نیست یہ ہو تو پھرتی تو ہی ہو</p>	<p>ہمیں یار سے وصل کی آرزو ہو ہر اک گل میں اُس کا نشان پیا ہو نہیں بھاتی ہم مجھ کو باتیں کسی کی ہماری یہ ہستی ہی تیرا ہی پردہ</p>
<p>یہ ہر راز مخفی نہ کہتے تو عاجز نہ یہ ہر زندہ ہر نہ میں ہوں نہ تو ہو</p>	
<p>غزل</p>	
<p>کبھی واصل کبھی جدا ہیں ہم آل احمد کے خاک پا ہیں ہم اُسی بے خود کے آشنا ہیں ہم</p>	<p>یار کی شان پر فدا ہیں ہم ہم سے اکسیر کو ہر نسبت کیا عشق میں یار کے جو ہو بے خود</p>



<p>حق کی سو گند پھر بقا ہیں ہم کیونکہ رندوں کے پیشوا ہیں ہم کسین شہ ہیں کسین گدا ہیں ہم</p>	<p>انہی ہستی فنا جو اسی میں ہو زاہد و مہمسے دیکھو جو بچا چشم دل کھول کر ہمیں دیکھو</p>
<p>اس قدر محو ہو گئے عا جز یہ نہیں جانتے کہ کیا ہیں ہم</p>	
<p>غزل</p>	
<p>کرے جبہ نظر وہ صاحب اسرار ہو جاوے توجہ گر کرین تجھ پر ابھی منہ چاؤ سے نظر گر خار پر ڈالین تو وہ گلزار ہو جاوے جدھر دیکھے اُدھر اکسیر کا انبار ہو جاوے ہمارے واسطے بے یار جنت نار ہو جاوے</p>	<p>اگر دل خواب عفلت سے ذرا بیدار ہو جائے کرے ہر میکشونے سرکشی کو واسطے زاہد وہ بلبل ہیں نہیں ہو مٹنا گل سے ملنے کی مہوس آنکھ میں مل خاک پا اس شاہ خوبان کی اگر پاوین نہ جنت میں صنم دل شا کو نہ کرے</p>
<p>عبث مفلس کہ عاجز دیکھ جادندان جانان کو ابھی یہ چشم تیری دیکھ گوہر بار ہو جاوے</p>	
<p>فرد</p>	
<p>ہم نہیں کم ظرف ایسے جو بکین دیوانہ وار ختم کے خم پیلاتے ہیں ہتے ہیں کین ہوشیار</p>	<p>انضمین حضرت عبدالصمد صاحب قدس سرہ بر طلع قدسی</p>
<p>دیکھو آتا ہر زین سے عجب اک نور خدا جس نے دیکھا دہن وہ طور خطا ہو کے جلا حسن یوسف بھی حیا سے نہیں کیے فرار جس طرف دیکھو اُدھر سے یہی آتی ہر صدا</p>	<p>شب معراج میں آتی تھی فلک سے یہ ندا شعلہ نور ہو ایسا کہ نہ دیکھا نہ سنا حسن معنی میں وہ ایسا ہے کہ حاشا کلا درو دیوار سے پڑھتے ہیں وہ ہو جو کے خدا</p>
<p>مرحبا سید ملی مدنی العریبی دل و جان با وفایت چہ عجب خوش تقبی</p>	
<p>جسکے خدام ملائک ہیں زبہ شکر و جاہ در نہ جل جاؤ گے جس طرح سے جلتی ہر گیاہ مقبس ہکا ہر ہر ایک ہی شام و بجاہ</p>	<p>عرش پر دھوم ہوئی تیار وہ شاہنشاہ دیکھو حسن خدا داد پہ کرنا نہ نگاہ کیونکہ یہ نور ہو جسکو کسین نور آک</p>

لب جان بخش پر چڑھتے ہی نگہ کے ناکاہ  
ہو کے بیتاب یہ عیسے نے کہا کھینچے آؤ

مرحبا سید کی مدنی العسری  
دل و جان با فدایت چہ عجب خوش لقی

حورین بھی رقص کنان کتنی تھیں ای شاہ ام  
وہی جلوہ ہو وہی نور وہی فیض اتم  
دید تیری نینیں ہر دید خدا سے کچھ کم  
ہو منور یہ ترسے لذت سے سارا عالم  
آپ تشریف جو لایا کرین یاں پر پیہم  
۱۔ سپہ بٹلا یا کرین آیکو اور چوین قدم  
رو برو آپ کے اٹھکو پر حسین باشوق اتم

مرحبا سید کی مدنی العسری  
دل و جان با فدایت چہ عجب خوش لقی

کیمین آدم کیمین حوا کیمین تھے اسرائیل  
کیمین کرتی تھیں قدمبوسی کو حورین تبسمیل  
کیمین یوسف کیمین ادریس کیمین عذرا ییل  
وجود میں آکے لگے کہنے وہاں پر جبریل ۲  
حور و حدت کی لگائے تھے کیمین خضر سبیل  
کیمین پڑھتے تھے کمرے صل علی اسمعیل  
کیمین مشتاق کمرے دید کے روتے تھے ظیل  
صور میں بچوں کو دو اس بیت کو ای اسیریل

مرحبا سید کی مدنی العسری  
دل و جان با فدایت چہ عجب خوش لقی

آپ سے ہو کے جدا جب وہ چلے بھرصال  
انبیائے شک یہ کہنے لگے ای ظل جلال  
خضر سری وانا سے تو مشرف بہ کمال  
عاجز ان غیر سے کرا میں تو بخت و جدال  
نور و حدت سے صدا آئی کہ امیر بہ جمال  
عقدہ یہ ہمہ پہ کھلا جو ترے سب وہم و خیال  
غور کرو کیا نہیں کوئی ترا مثل و مثال  
روز و شب دل سے پڑھا کر اسے بے قبل و قال

مرحبا سید کی مدنی العسری  
دل و جان با فدایت چہ عجب خوش لقی

قطعہ تاریخ طبع از فیصل حق حساسا کرنی تروانی شہزادہ خلیفہ و مرید حضرت مولیٰ محمد اسم فرما تشریف کنند  
آشنا سے بھر عرفان مخزن فضل و کرم  
ہادی راہ طریقت آفتاب معرفت  
جو ہر تیغ شجاعت بجمع علم و حیا  
حضرت عبدالصمد کشاف اسرار قدم  
منظر نور حقیقت صد شمع غیاث ام  
سعدان جو دو سخاوت صاحب بیت و کلم

نقشبند و صاحب ارشاد و در هر سلسله  
موزیک شبیه بنایچ نسوم و مت زوال  
و فراق صوری آن قبده اهل و فانا  
بهر تار بخشش سر با نف فرو گردید و گفت

داشت نسبت با جناب نامدار محترم  
در محترم شد ازین دایره فاسوسه ارم  
بود طالب هر یک در پنج دانه دالم  
کعبه اهل طریقت قبل اهل کرم

1912.

خاتمة

ہر دم خدا کا شکر کہ اُسکی عنایات نامتناہی سے ایک ثنوی عمدہ ولا جواب مع غزلیات  
 نادر کہ مذاق تصوف میں یہ کلام بیشال ہر جسم صاف صاف بیان وحدت کا اور تعلیم درس  
 دل اور خالی کرنا دل کا وساوس شیطانی سے اور بیان نازک الین کا اور چیخ نما زائل بلین کی نازاں ظاہر  
 ہر صفت مجذوب اور بیان اقسام جذب و بیان پر کامل طریقت و اقسام سالکین کے مشرح  
 لکھے ہیں اسکا نام تحفۃ العاشقین ہے تصنیف عارف کامل حقیقت کیش معرفت اندیش  
 قدوہ عارفین زبدۃ کاملین ہادی مراحل طریقت واقف جادہ شریعت مقبول بارگاہ یدوان  
 حضرت محمد عبدالصمد المعروف بہ شاہ رنست خان قدس سرہ سے مطبع  
 منشی ابوالکشمور میں مجاہد مسیطۃ عیسوی موافق ماہ رمضان المبارک سنۃ ۱۱۰۱ ہجری کے  
 بارچہارم رنگ انطباع سے مزیں اور آراستہ ہوئی خداوند عالم مقبول عالم کرے  
 آمین تم آمین

